جناب حکیم محمد سعید صاحب
چیئرمین ہمدرد فاؤنڈیشن (کراچی)

نعمت آزادی کی بے قدری

مزاج ملت پوری حقانیت کے ساتھ تہذیب وتمدن کا عنوان اور روایت وثقافت کا آئینہ دار ہونا چاہیئے ۔ مسلمان کی حیات مستعار کا ہر لمحہ قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں بسر ہونا چاہیئے ۔ اور اس کی ہر آن کو اتباع سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عبارت ہونا چاہیے ۔ یہی وہ فکر ملت ہے جو اقوام وملل عالم میں مسلمان کو امتیاز دیتا ہے ۔ اور اس کے وجود و شخصیت کو مشخص و مستحضر کرتا ہے ۔ اگر پاکستان کے پچاس سال اس اتباع ومماثلت میں گزرتے تو ملت اسلامیہ پاکستانیہ سرفراز بھی ہوتی اور صف اقوام عالم میں اسے سربلندی بھی حاصل ہوتی ۔

ملت اسلامیہ پاکستان کے ساتھ سب سے بڑا حادثہ یہ گزرا ہے کہ اس نے "واعتصمو بحبل اللہ جمیعاً ولاتفرقوا" کو فراموش کردیا اور فراموشی کا یہ سلسلہ پچاس سال کو حاوی ہوا ہے ۔ کسی بھی شعبہ زندگی پر غور کرلیجئے ، اختلاف امہ موجود ہے ۔ صحافت ہو کہ سیاست ، امامت ہو کہ قیادت سب کے سب افتراق کے شکار ہیں اور انتشار کا ایک دل سوز نمونہ انتشار وافتراق صحافت نے ذہن ملت کو پارہ پارہ کردیا ہے ۔ اور ملت کی منزل مقصود تک رسائی نہیں ہونے دی ہے ۔ سیاست نے لباس کذب پسند کیا اور فروختگی فکر وقلم تک نوبت پہنچی ۔ امامت فرقہ ہائے کثیرہ میں تقسیم ہوئی اور اس افتراق وانتشار امامت نے قلوب مسلم سے محبت واحترام اسلام کو خارج کردیا ہے ۔ قیادت پاکستان اپنی ذات کا عنوان مکروہ بنی رہی ہے ، اور اسے پاکستان کو دیکھنے کی توفیق نہیں ہوئی ہے ۔ نفی ذات پر اسے کبھی قدرت حاصل نہیں ہوسکی ہے ۔ پاکستان تفسیر سورۃ رحمان ، ہر نعمت خداوندی سے مالامال ، ذرائع وذخائر سے مملو ، قرآن حکیم اس کا دستور حیات ، اتباع سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی اساس وبنیاد ، بہ ایں اس ملت کی بدبختی کہ ہر نعمت کا کفران اس کی قسمت کیا حریت اور آزادی سے بڑھ کر کوئی بھی نعمت ہوسکتی ہے ؟ اسی حریت اور آزادی کو اس ملت نے نیلام پر چڑھادیا ہے ۔ فقر پر فخر نہ کرکے اس ملت نے راہ عیش وعشرت کو پسند کرلیا ۔ مساوات کو فراموش کرکے انسانیت وشرافت کو ہدف کوفت بنادیا ہے ۔

زراعت سے غفلت برت کر اور خوشہ گندم کی بھیک مانگ کر اپنی زندگی کو بے آبرو کرلیا ہے۔ صنعت کو تابع مہمل کر کے اس نے بے ہوشی اور بے لبسی کا تاج پہن لیا ہے۔ دست نگری اس کا شیوہ بنی ہے۔ قرض اس کا موضوع حیات۔ بھیک اس کی قسمت، کاسہ گدائی اس کا زیور۔ ذات کی پرستش اس کی جبلت۔ اب اس کے سامنے روشنی اسلام کہاں ہے؟ یہ ملت اب تاریکیوں میں بھٹک رہی۔ کروڑوں روپے روزانہ سود ادا کررہی ہے اور پھر بھی کاسہ گدائی اسکے ہاتھوں میں ہے۔ درد در بھٹک رہی ہے۔ بھیک مانگ رہی ہے، دھتکاری جارہی ہے۔ بے شرم ہورہی ہے، بے عزت ہوتی چلی جارہی ہے، سیاست وقیادت نابینا تماشا دیکھ رہی ہے۔ اس ملت کو یہ نظر نہیں آرہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کن کن نعمتوں سے نوازا ہے۔ ۲۷ رمضان المبارک کو شب قدر کی مقدس ساعتوں میں سب سے بڑی نعمت آزادی اسے عطافرمائی۔ اس آزادی کی قدر کرنے کا مشورہ دیا۔

قدرت نہ حاصل ہونے کی بنا پر قیادت پاکستان مکروہات کا عنوان بنی ہے ، اور اس کے فکرو کردار نے ذہن وفکر ملت کو آوارگی سے عبارت کردیا ہے۔ کہنا چاہیئے کہ پچاس سال میں ایک ایک کرکے ہر ہر ستون منہدم ہوگیا ہے اور وقیع و پرشکوہ عمارت پاکستان مٹی کا ڈھیر بن گئی ہے۔ اس مٹی کے ایک پلید ڈھیر کو نہ مقاصد پاکستان کا ہوش رہا ہے اور نہ فرائض پاکستان کا کوئی احساس باقی رہا نہ ادراک۔ آزادی کی ہر برکت سے ملت اسلامیہ پاکستان محروم ہوئی ہے، حتیٰ کہ ہر فرد ملت تعلیم سے محروم اور بے بہرہ اور تربیت سے ناآشنا رہا۔ پچاس سال آنکھ جھپکتے گزر گئے اور جہالت کی تاریکیوں نے پاکستان کو اپنے آغوش میں سمیٹ لیا ہے۔ اس ملت میں اب نہ علم کا چرچا ہے اور نہ حکمت کی آرزو وتمنا۔ ملت پاکستانیہ نے اسے فراموش کردیا ہے کہ ہادی برحق جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا عنوان جلی تعلیم وتربیت تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدمقابل ابوجہل تھا، جہالت تھی اور ان کی تاریکیاں تھیں۔ ان تاریکیوں کو روشنیوں سے بدل دینا مقصود بعثت نبویؑ تھا۔ آج پاکستان کا شمار جاہل اقوام وملل میں ہورہا ہے اور اقوام عالم ملت پاکستانیہ کا استہزا ضروری سمجھتی ہے۔ گنہگار ہے ہر وہ قیادت پاکستان جس نے تعلیم وتربیت سے صرف نظر رکھا اور ایک عظیم ورفیع ملت کو قعر مذلت کے حوالے کردیا ہے۔ تعلیم وتربیت سے محروم ملت پاکستانیہ مرتبہ انسانیت کو فراموش کرچکی ہے۔ اسے نہ آزادی سے محبت ہے اور نہ ہی حریت سے الفت۔ ہر ہر میدان میں وہ غلامیاں قبول کرتی چلی جارہی ہے اور آزادیاں فروخت کرتی چلی جارہی ہے۔ قدرت نے سرزمین پاکستان کو ظاہر وباطن نعمتوں سے مالا مال کردیا مگر کفران نعمت یہ کہ اس ملت نے وطن کی حفاظت نہیں کی۔ محنت اور محبت سے منھ موڑا اور کاہلی کو

خوش آمدید کہا اور نفرت کو اپنے آغوش میں بٹھایا اور ہر نعمت سے محرومی کا خود سامان کیا۔

اس ملت کے برعکس طاغوت کی ہر طاقت جواں اور جواں تر ہوکر حملہ آور ہے۔ اس نے پاکستان میں علم اور عالم پر حملہ کرکے اسے خاموش کردیا ہے۔ پاکستان کی درس گاہوں میں انگلش میڈیم کا اجراء ہوا۔ زور وشور ہوا۔ اپنی زبان سے نفرت ہوئی، اپنے کردار سے فرار ہوا اور افکار غیر درس گاہوں میں پھلے پھولے، نونہال او نوجوان ملت خود ناشناس بنا اور خدا ناشناسی اس کا مزاج بنی اور پھر عالم ناشناسی نے اسے اپنی گرفت میں لے کر اسے بے گانہ عالم کردیا ہے۔ یہ ملت اسلامیہ نعروں پر اتر آئی ہے۔ جشن زریں اس طرح منارہی ہے کہ آدھا پاکستان رہ گیا۔ اب جشن زریں اس کا ہے کہ آدھا پاکستان طاغوت کی زد میں ہے۔ طاغوت نے ان اسلام اسلام نعروں کو ہوائیں دے رہا ہے اور مسلم کو عمل سے عاری و محروم کرتا چلا جارہا ہے۔ عزت نفس غارت ہوتی چلی جارہی ہے اور خودی پامال ہوتی چلی جارہی ہے، خودداریاں زیرپا مسلی جارہی ہیں۔ ماضی سے غافل، حال سے لاپرواہ اور مستقبل سے بے ہوش یہ ملت اور اس کا ہر ہر فرد ڈانواڈول ہے۔ یہ زندگی نہیں ہے شرمندگی ہے۔

ہوشیار باش اے فرد وطن! ایسا نہ ہوکہ یہ کاذب سیاست، یہ فاسد قیادت، یہ منتشر ومتفرق امامت اور یہ رنگین اور فحش نگار صحافت تم کو مذلت کے حوالے کردے۔ ہوشیار باش اے اہل فرد! ایسا نہ ہو کہ پاکستان فروخت ہوجائے اور تم کلی شدید غلامی میں جکڑے جاؤ۔ اے اہل پاکستان! تم مسلمان ہو، غلامی مسلمان کا عنوان ہرگز نہیں بن سکتی۔ تمھارے پاس تو قرآن حکیم ہے۔ اس سے روشنی حاصل کرو۔ تمھارے پاس تو سنت رسول مقبولؐ ہے۔ اس کا اتباع کرو۔ تمھارے پاس خودی وخودداری ہے۔ اپنی آزادی کی حفاظت کرو۔ تمھارے پاس جذبہ فراواں ہے اس کا پاس کرو اور لحاظ۔ کردو انداز اس کاذب سیاست کو۔ کردو نظر انداز اس فاسد قیادت کو، کردو نظرانداز اس متفرق امامت کو۔ نظرانداز کردو نظر انداز اس بے ضمیر صحافت کو۔ اپنی خودی کو بیدار کرو۔ اپنی خودداری کو برسر عمل کرلو۔ وقت آگیا ہے کہ ایک انقلاب برپا کردو۔ عیش وعشرت کو مٹادو۔ کاسہ گدائی کو توڑ ڈالو۔ تمھاری عزت نفس مطالبہ کرتی ہے کہ تم غربت اختیار کرلو، غور کرو کہ تمھارے ہادی برحق جناب حضرت محمدؐ نے غربت اختیار کی تھی۔ فقر پر فخر کیا تھا۔ اپنے عمل سے تم کو بتایا تھا کہ دولت سے محبت نہ کرنا کہ دولت قاطع محبت ہے۔ دولت انسان کو ذلیل کرتی ہے۔ اگر اسے اپنی ذات پر خرچ کیا جائے۔ دوستو! اپنی زندگی میں انقلاب برپا کرو اور پھر اخلاق وکردار کی طاقت سے پاکستان میں انقلاب برپا کردو۔ اسلامی شوری قائم کرو پھر ساری اقوام عالم کے سامنے سرخروئی کے ساتھ آگے بڑھو اور بڑھتے چلے جاؤ۔

فراموش نہ کرو کہ پاکستان عظیم ہے۔ پاکستان تفسیر سورۃ رحمان ہے۔ ہر ہر نعمت سے مالامال ہے۔ تفکر کرو۔ تدبر سے کام لو۔ محنت کرو، محبت کرو، تم معمار حرم ہو۔ تعمیر جہاں کے لیے اٹھ کھڑے ہو۔ اللہ تعالیٰ تمھاری حامی وناصر ہو۔